حافظ محمد اسماعیل صاحب

فری میسن تحریک اور صیہونیت

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ نے قومی اسمبلی میں فری میسن کے بارہ میں سوالات اٹھائے تھے حکومت نے دفع الوقتی کے طور پر جواب دیا۔ آپ نے اس تحریک پر پابندی لگانے کی قرارداد بھی پیش کی، جو ایجنڈے میں آ گئی مگر تاحال بحث نہ ہو سکی، یہاں اس تحریک کے بارہ میں مختصر معلومات پیش ہیں۔

"ادارہ"

یہ یہودی ہی ہیں جنہوں نے ہمیشہ ان تمام تحریکوں کی پشت پناہی کی جو دینِ اسلام اور دینِ عیسوی کے درپے ہوئیں ۔۔۔ دینِ مسیحی پر نظر ڈالیں تو یہی یہودی تھے جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مخالفت کی اور ان کو نقصان پہنچانے کے لئے رومی حکام پر زور دیتے رہے۔

حضرت عیسیٰؑ کے رفع کے بعد انہوں نے دینِ مسیحی میں تحریفات کا سلسلہ شروع کیا اور یہ تحریفات اس وقت سے شروع ہوئیں جب پولس یہودی جس کا نام شادل تھا۔ دینِ مسیحی میں داخل ہوا۔

تاریخ اسلام پر نظر ڈالیں تو یہاں بھی انہی کی ناپاک حرکتیں نظر آتی ہیں۔ مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنے کی متعدد ناپاک و ناکام کوششیں اور حضرت عمر بن الخطابؓ کا قتل بھی ایک یہودی سازش تھی، جسے بعض یہودیوں نے ہرمزان، جفینۃ اور ابو لؤلؤ کے اشتراک سے تیار کیا تھا۔ حضرت عثمانؓ خلیفہ سوم کے خلاف بغاوت میں بھی ایک یہودی ابن سبا کا ہاتھ تھا۔

اس طرح وہ تمام تحریکیں جن کا مقصد دینِ اسلام کا خاتمہ یا اسلامی عقائد میں شکوک و شبہات پیدا کرنا تھا۔ جیسے فرقہ باطنیہ، اسماعیلیہ وغیرہ ان تمام تحریکوں کی پشت پر ہمیشہ یہودی ہی رہے ہیں۔ چنانچہ مشہور مؤرخ ابن الاثیر کی بھی یہی رائے ہے کہ ان تمام تحریکوں کے بانی یہودی ہیں۔ چنانچہ یہی یہودی اس تحریک فری میسن کے بھی بانی و موجد ہیں۔ اور اس تنظیم کو چلانے والے نیز اس کی لاجوں پر حکمران بھی یہودی ہیں۔

"کوئی لاج بھی یہودیوں سے خالی نہیں۔ یہودی عبادت گاہ مذاہب کو اپنے دامن میں نہیں رکھتیں

بلکہ وہاں صرف اصول و مبادئی ہیں، اور یہی حال فری میسنری کے ہاں بھی ہے۔ چنانچہ بدیں وجہ یہودی عبادت گاہیں ہماری حلیف و مددگار ہیں۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ فری میسنوں میں ایک بہت بڑی تعداد یہودیوں کی ہے۔

ایک انگریز مؤلف فری میسنری اور یہودیوں کے آپس کے تعلقات کو بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے ....

"ایک فری میسن اگر پیدائشی یہودی نہ ہو تو بھی وہ یہودی بن جاتا ہے۔

اسی طرح ان کے اشارات و رموز (کنایے) بھی اکثر عبرانی الاصل ہیں۔ اور یہودی "کابالا" سے ماخوذ ہیں:

"فری میسنوں کی اصل یہودیوں سے ہے اور ان کی بیشتر عادات ہیکل سلیمان سے ماخوذ ہیں۔ جیسا کہ ان کے اکثر اشارات و رموز عبرانی ہیں۔"

یہودی انسائیکلوپیڈیا جلد ۵ ص ۵۰۳ مطبوعہ ۱۹۰۳ء میں ہے کہ:

"وہ اصطلاحات، رموز، اور طریقے جنہیں فری میسن استعمال کرتے ہیں، یہودی افکار و تعبیرات سے بھرے ہوئے ہیں، چنانچہ اسکاٹ لینڈ کی لاج میں دستاویزات کی تاریخ عبرانی کلینڈر کے مطابق لکھی جاتی ہے۔ اور عبرانی رسم الخط استعمال ہوتا ہے۔"

یہودیوں نے یہ تنظیم اس لئے قائم کی ہے کہ اس کے ذریعے تمام ادیان کو ختم کر کے اور معاشرے (سوسائٹیوں) میں اختلال و تباہی پھیلا کر ان پر تسلط جمایا جائے، اور اس طرح پوری دنیا پر ان کی حکمرانی کا قدیم خواب پورا ہو۔

"یہودیوں کو یقین ہے کہ ادیان کو ختم کرنے کا سب سے بہتر ذریعہ فری میسن تحریک ہے۔"

صیہونی پروٹوکول میں ہے کہ:

"میسونک لاج جو پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں، وہ نادانستہ طور ہمارے (یہودیوں کے) مقاصد کی تکمیل کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔"

اور یہ حقیقت ہے کہ اس تحریک کے اعمال کی بنیاد ہی یہودیوں کی خدمت انجام دینا اور ان کے مقاصد کے حصول میں جانفشانی کرنا ہے:

"فری میسنوں نے اپنے اعمال کی اساس یہودیوں کی عالمی حکومت قائم کرنے کے کام پر رکھی ہے۔"

اس تنظیم کے ابتدائی ممبر بیچارے (جو فری میسنوں کے نعروں سے دھوکہ کھا کر یہ گمان رکھتے ہوئے اس تنظیم میں شامل ہوئے ہیں کہ یہ ایک ایسی تحریک ہے جو انسانیت کی بہتری اور فلاح و بہبود کے مقاصد رکھتی ہے۔) ہرگز ان کے حقیقی مقاصد تک نہیں پہنچ سکتے، کیونکہ فری میسنری نے اپنے دستور میں خفیہ اشارات و رموز کے استعمال

اور پوری رازداری کی تاکید کی ہے۔

یہ اس کی تعریف اپنے دستور میں اس طرح کرتے ہیں:

"یہ ایک خاص قسم کا اخلاقی نظام ہے۔ جس پر خیال کے پردے پڑے ہیں، اور رموز سے بیان کیا جاتا ہے۔"

فری میسنری اپنے ارکان کو یہودیوں کی تنظیم کرنے اور ان کے مقاصد کی تکمیل میں کام کرنے کی تعلیم دیتی ہے، وہ کہتے ہیں:

"یہودی عنصر (قوم) کی تعظیم ایک فری میسن کے اہم فرائض میں سے ہے یہ عنصر (قوم) جو صدیوں اور نسلوں کے گذرنے پر بھی محفوظ رہا ہے، غیر متغیر حکمتِ الٰہیہ کے برابر ہے۔ چنانچہ تم پر واجب ہے۔ اس عنصر یہود پر اعتماد کرو۔ تاکہ تم تمام حدود اور رکاوٹوں کو دور کرنے پر قادر ہو سکو۔"

انقلاب ۱۹۰۸ء اور سقوطِ خلافتِ عثمانی کے ساتھ ان کا تعلق

یہودیوں نے اسپین سے جلا وطن ہونے کے بعد بلادِ خلافتِ عثمانیہ میں پناہ لی۔ جہاں انہیں پوری آزادی حاصل رہی۔ ان میں سے کئی یہودیوں نے مسلمان ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور "شاباتائی تیسبی" کو اپنا سردار بنا لیا۔ شخص مذکور نے ۱۶۶۶ء میں ازمیر میں مسیح ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور جب خلیفہ نے اس سے مطالبہ کیا کہ اگر تم اپنے اس دعویٰ میں سچے ہو تو اپنے سینے پر زہریلے تیر کھا کر دکھا دو ہم تمہیں سچا تسلیم کریں گے۔ یہ کڑی شرط سن کر وہ اس دعویٰ سے باز آ گیا۔ اور مسلمان ہونے کا دعویٰ کرنے لگا۔ چنانچہ اس طرح وہ کبھی مسلمان بنتا رہا۔ اور کبھی یہودی بن جاتا۔ آخر کار خلیفہ نے اسے گرفتار کر کے بلگراڈ کے کسی قلعہ میں بند کر دیا جہاں ۱۶۷۶ء میں مر گیا۔

چنانچہ جو یہودی مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے انہیں "دونمہ" کہا جاتا تھا۔ جس کے معنی "مرتد" کے ہیں۔ ان لوگوں نے ترکی کے ایک شہر سالونیکا کو اپنا خصوصی مرکز بنا لیا تھا۔ اور ان میں سے کئی ایک تجارت کے ذریعہ بڑے دولتمند بن گئے تھے، ان میں سے بعض نے پوشیدہ طور پر ملک کے مختلف حصوں میں فری میسن لاج قائم کر لئے جن میں سب سے بڑا لاج سالونیکا میں تھا۔ ان تمام لاجوں کا تعلق یورپ اور دنیا کے دوسرے لاجوں کے ساتھ تھا۔

سلطان عبدالحمید خان ثانی کے دورِ خلافت میں یہودیوں نے فری میسنوں کے ذریعے سلطان کی خدمت میں ایک عریضہ پیش کیا جس میں یہ درخواست تھی کہ فلسطین کی اراضی ان کو فروخت کی جائے یا

انہیں محدود طور پہ فلسطین میں کچھ مراعات دی جائیں۔

سلطان عبدالحمید نے ان کی درخواست مسترد کردی، اور ان کے نمائندے "قرہ صو" کو بے عزت کرکے دربار سے نکال دیا۔ کچھ عرصہ بعد یہی درخواست کافی تحریفات کے ساتھ دوبارہ سلطان کی خدمت میں انہوں نے پیش کیا۔

لیکن سلطان نے ان کو وہی کورا جواب دے دیا۔ اب یہودی مایوس ہو گئے کہ جب تک سلطان عبدالحمید کی حکومت قائم ہے۔ ہماری کامیابی مشکل ہے، چنانچہ انہوں نے خلافت عثمانیہ کا تختہ الٹنے کی مہم شروع کردی اور اس میں کامیاب ہو گئے۔

فری میسن لاجوں نے سلطان عبدالحمید کی معزولی اور شرعی قوانین کی بجائے یورپی قوانین اپنانے کے نظریہ کی تبلیغ شروع کردی۔ چنانچہ پہلی انجمن استنبول میں قائم ہوئی جس نے عبدالحمید کی معزولی اور یورپی قوانین کو اپنانے کا مطالبہ کیا۔ یہ انجمن فری میسنری کے اشارے سے بنی تھی۔ ۱۸۸۹ء میں فری میسنوں نے ایک البانی شخص ابراہیم تیمو۔ (جو آرمی میڈیکل کالج کا اسٹوڈنٹ تھا) کو "ترقی واتحاد" کے نام سے انجمن بنانے کو کہا۔ چنانچہ تیمو نے نابولی شہر میں میسونک لاج میں حاضری دی اور اس کے بعد یہ انجمن قائم کی۔

چند برس بعد ایک اور انجمن "اتحاد و ترقی" کی بنیاد پڑی جس کے بانی بھی فری میسن تھے۔ یہی انجمن ۱۹۰۸ء میں انقلاب لائی، اس انجمن کی میٹنگیں فری میسن لاج میں ہوتی تھیں۔ اور اس انجمن کے اکثر ارکان فری میسنز دل میں سے تھے۔ انقلاب کے کچھ ہی عرصہ بعد پیرس کے کسی اخبار کے نامہ نگار نے جدید ترکی کے ایک نوجوان رفیق بیگ کے ساتھ ملاقات کی اور اس سے پوچھا کیا ان کی تحریک کا کوئی تعلق فری میسن کے ساتھ بھی تھا۔؟ چنانچہ اس نے جواب دیا:

"یقیناً ہمیں فری میسنری سے خفیہ امداد ملی تھی۔ خاص طور پہ اطالوی فری میسنری سے دو اطالوی لاجوں (MECEDONIA-RISORTA) اور (LABORET_LUX) نے ہماری حقیقی خدمات انجام دیں۔ اور ہمیں کئی پناہ گاہیں فراہم کیں۔ جہاں ہم فری میسنزوں کی طرح جمع ہوتے تھے۔ کیونکہ ہم میں سے کئی ایک فری میسن تھے۔ وہاں ہمارے اجتماعات تنظیمی ہوتے تھے۔ ہمارے اکثر ساتھی، انہی دو لاجوں سے متعلق تھے۔ یہ لاج ہماری تنظیم میں شامل ہونے والوں کی اس قدر تحقیق کرتے تھے کہ کوئی مشکوک شخص شامل نہ ہو سکتا۔ چنانچہ اس کام سے جو نہایت رازداری کے ساتھ سالونیکا میں چل رہا تھا۔ بہت کم شکوک استنبول میں پیدا ہوئے۔ اس میں داخلہ کے لئے پولیس کے ایجنٹوں نے بھی کوششیں کی لیکن

ناکام رہے۔ ساتھ ہی ان لاجوں نے اٹلی میں مشرق اعظم سے درخواست کی کہ ضرورت کے وقت اطالوی سفارت خانہ مداخلت کرے۔ چنانچہ مشرق اعظم نے اس بات کی ضمانت دی۔"

—— ترکی کی فری میسن لاجوں کا تعلق عالمی فری میسن لاجوں کے ساتھ تھا۔ چنانچہ مشرق اعظم کی کانفرنس منعقدہ ۱۹۲۳ء کی رپورٹ میں ہے:

"ہم مشرق اعظم کے ترکی ارکین کا تعلق پاناما، پولینڈ اور ہندوراس کی بڑی فری میسن لاجوں کے ساتھ ہے۔ اس طرح ۵۹ فری میسن لاجوں کے ساتھ ہمارا رابطہ رہا۔"

چنانچہ اس طرح دولت عثمانی کا خاتمہ ہوا اور فری میسنری خلافت عثمان کے خاتمہ اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کے ناپاک عزائم میں کامیاب ہوئی۔ ترکوں کو اپنے اس فعل کی گراں باری اور اس فعل سے اپنے آپ کو اور تمام مسلمانوں کو ایک عظیم مصیبت میں ڈال دینے کا احساس بہت جلد ہوگیا۔ چنانچہ ان سخت داخلی اضطرابات کے دوران (جو ترکی کو جمعیت اتحاد وترقی کے انقلاب اور جوابی انقلاب کے بعد لاحق ہوئے) طرابلس الغرب پر قبضہ کرنے کے لئے فری میسن اطالیہ کو اکساتے رہے۔ تاکہ ترکی سلطنت کا شیرازہ بکھر جائے اور سامراج کو اس پر قابض ہونے کا موقعہ مل جائے۔ جب طلعت پاشا (اس وقت کے ترکی وزیر اعظم) کو معلوم ہوا کہ فری میسنری اس میں دخل دے رہی ہے۔ اور حکومت کے مصائب سے فائدہ اٹھانے کے لئے اطالویوں کی مدد کر رہی ہے۔ تو اس نے (قرصو) (جو سلطان عبدالحمید کے پاس فری میسن یہودیوں کے وفد کا قائدین کر گیا تھا۔) کو بلا کر کہا کہ:

"ہمارے اطالوی فری میسن بھائی کہاں ہیں۔؟ کسی نے بھی طرابلس الغرب میں ہماری مصیبت میں امداد نہ دی، ہمیں اس بات کی پوری تحقیق ہوگئی ہے کہ فری میسنری یہودیوں کے لئے ایک پردہ ہے، جس کے ذریعہ پوری دنیا کو اپنی مصلحتوں کے لئے استعمال کرتے ہیں۔"

★ —— محبت ایسی پیاری چیز ہے، جو انسان کو مشکل ترین کام کے لئے مجبور کرتی ہے۔ اگر یہ نہ ہوتی تو دنیا میں بالعموم قربانی کی راہ مسدود ہو جاتی۔

★ —— عیاری چھوٹے کمبل کی مانند ہے، اس سے سر چھپاؤ تو پیر ننگے ہو جائیں گے۔

★ —— مصیبتیں بیدار کرنے کے لئے آتی ہیں، نہ کہ پریشان کرنے کے لئے۔

★ —— اکثر لوگ اپنے بہترین دوستوں کی کہتری سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔